سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

جنرل منیجر، ٹیلی کام

بنام

ایس۔ سری نواسن راو اور دیگران

18 نومبر 1997

(جے۔ ایس۔ ورما، چیف جسٹس، بی۔ این۔ کرپال اور وی۔ این۔ کھارے، جسٹسز)

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947: دفعہ 2 (جے)

یونین آف انڈیا کا ٹیلی مواصلات محکمہ ۔ تجارتی سرگرمیوں میں مصروف ۔ ریاست کے کسی بھی خود مختار کام کو انجام نہیں دے رہا ۔ چاہے صنعت ہو ۔ منعقد، جی ہاں۔

مشق اور طریقہ کار

سات ججوں کے بینچ کا فیصلہ "صنعت" کی وضاحت ۔ دو ججز بینچ نے سات ججز بینچ کا حوالہ دیئے بغیر اس نکتے پر فیصلہ دیا - بعد میں دو ججوں کی بینچ نے متضاد نقطہ نظر اختیار کیا - کی درستگی ۔ منعقد، قانونی حیثیت، کسی بھی چھوٹی بینچ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بڑی بینچ کے نقطہ نظر کے برعکس رائے دے یا اس فیصلے کو نظر انداز کرے جب تک کہ وہ تفتیش میں ہے۔

یونین آف انڈیا کے محکمہ ٹیلی مواصلات نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف موجودہ اپیل کو ترجیح دیتے ہوئے کہا ہے کہ اپیل کنندہ محکمہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 2 (جے) میں "صنعت" کی وضاحت کے معنی کے اندر ایک "صنعت" ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد۔1۔ یونین آف انڈیا کا ٹیلی مواصلاتی محکمہ صنعتی تنازعہ ایکٹ 1947 کی دفعہ 2(ج) کی وضاحت کے اندر ایک "صنعت" ہے کیونکہ یہ تجارتی سرگرمیوں میں مصروف ہے اور محکمہ ریاست کے کسی بھی خودمختار کام کو انجام نہیں دے رہا ہے۔(C-215).

بنگلور واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ بنام اے۔راجپا اور دیگران (1978) 2ایس سی 213،اس کے بعد۔

(2) کم قوت والی کسی بھی بینچ کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بڑی بینچ کے موقف کے برعکس رائے دے یا اس فیصلے کو اس وقت تک منظور کرے جب تک کہ اس کے پاس تفتیش موجود ہو۔تھیم جوزف کے معاملے میں اس عدالت کی دو ججوں کی بینچ نے کہا کہ محکمہ ڈاک کے کام ریاست کے خودمختار کاموں کا حصہ ہیں اور اس لئے یہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 2(ج) کی وضاحت کے اندر ایک 'صنعت' نہیں ہے۔ یہ فیصلہ بنگلور واٹر سپلائی معاملے میں سات ججوں کی بینچ کے فیصلے کا کوئی حوالہ دیئے بغیر دیا گیا تھا۔اسی طرح بمبئی ٹیلی فون کینٹین ایمپلائز ایسوسی ایشن معاملے میں بعد میں دو ججوں کی بینچ نے بنگلور واٹر سپلائی معاملے میں فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے متضاد نقطہ نظر اپنایا۔لہٰذا تھیم جوزف کے کیس اور بمبئی ٹیلی فون کینٹین ایمپلائز کیس کے فیصلے کو صحیح قانون کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔

(215-جی-ایچ؛216-اے)

سب ڈویژنل انسپکٹر آف پوسٹ، ویکم اور دیگران بنام تھیم جوزف اور دیگران، (1996) 8ایس سی سی 489اور بمبئی ٹیلی فون کینٹین ایمپلائز ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1997) ایس سی 2817 کو کالعدم قرار دیا گیا۔

بنگلور واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ بنام اے راجپا اور دیگران، (1978) 2ایس سی 213،جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 7845۔

1996 کے ڈبلیو اے نمبر 1025 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 2.9.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی جانب سے این۔این۔گوسوامی، اروند کمار شرما، انو بھا جین اور محترمہ کنو پریا متل شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے راکیش لوتھرا محترمہ پوجا دعا اور ایل۔آر۔سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

ورما، چیف جسٹس، تاخیر کو معاف کر دیا گیا۔

اجازت دے دی گئی۔

یہ معاملہ تین رکنی بنچ کے سامنے دو رکنی بنچ کی طرف سے دائر ایک حوالہ کی وجہ سے آتا ہے جس میں سب ڈویژنل انسپکٹر آف پوسٹ، ویکم اور دیگران بنام تھیم جوزف اور دیگران کے معاملے میں اس عدالت کے پہلے دو رکنی بنچ کے فیصلے کی صداقت پر شک کیا گیا تھا۔ بار میں کہا گیا تھا کہ بعد میں دو ججوں کی بنچ نے بمبئی ٹیلی فون کینٹین ایمپلائز ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1997) سپریم کورٹ 2817 کے طور پر رپورٹ کیا تھا جو تھیم جوزف کے معاملے میں تھا۔

اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا واحد نکتہ یہ ہے کہ کیا یونین آف انڈیا کا ٹیلی مواصلات ڈپارٹمنٹ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 2 (ج) میں 'صنعت' کی وضاحت کے معنی کے اندر ایک صنعت ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1982 میں اس وضاحت میں کی گئی ترمیم کو مرکزی حکومت نے اس مقصد کے

لئے ضروری نوٹیفکیشن جاری کر کے نافذ نہیں کیا ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے اس بات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا یونین آف انڈیا کا ٹیلی مواصلات محکمہ ترمیم شدہ شق میں اس کے معنی کے اندر ایک 'صنعت' ہوگا جو ابھی تک نافذ نہیں ہوئی ہے۔ ہم اس معاملے میں 'صنعت' کی سابقہ وضاحت کے بارے میں فکر مند ہیں جو اب بھی نافذ العمل ہے اور جو بنگلور واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ بنام اے راجپا اور دیگران (1778) 2 ایس سی سی 213 کی سات ججوں کی بنچ کے زیر غور تھی۔

مذکورہ بالا نکتہ صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 10 اے کے تحت دائر ریفرنس میں زیر غور آتا ہے جواب عدالت عالیہ میں زیر التوا ہے۔ درخواست گزار کی دلیل یہ رہی ہے کہ یہ ریفرنس نا اہل ہے کیونکہ یونین آف انڈیا کا ٹیلی کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947 کی موجودہ غیر ترمیم شدہ دفعہ 2 (جے) میں شامل اس کی وضاحت کے معنی کے اندر ایک 'صنعت' نہیں ہے۔ مانا جاتا ہے کہ اس سوال کا جواب بنگلور واٹر سپلائی (سپرا) میں اس عدالت کے فیصلے کے مطابق دینا ہوگا جو ایک لازمی مثال ہے۔ بنگلور واٹر سپلائی کیس (سپرا) میں جسٹس کرشنا ایر کے فیصلے کے پیرا 143 میں یہ فیصلہ کرنے کے لئے غالب فطرت کی جانچ کا خلاصہ کیا گیا ہے کہ آیا یہ ایک 'صنعت' ہے یا نہیں۔

143 ۔ غالب نوعیت کا امتحان:

(الف) جہاں سرگرمیوں کا ایک کمپلیکس، جن میں سے کچھ استثنیٰ کے اہل ہیں، ان میں سے کچھ مکمل طور پر کام کرنے والے ملازمین پر مشتمل نہیں ہیں، جن میں سے کچھ دہلی یونیورسٹی (سپرا) کی طرح 'کام کرنے والے' نہیں ہیں یا کچھ محکمے الگ تھلگ افراد کی اشیاء اور خدمات کے پیداواری نہیں ہیں، تب بھی خدمات کی غالب نوعیت اور کارپوریشن میں بیان کردہ محکموں کی مربوط نوعیت جیسا کہ ناگپور (سپرا) میں بیان کیا گیا ہے، حقیقی امتحان ہوگا۔ پورا ادارہ 'صنعت' ہوگا، حالانکہ جو لوگ وضاحت کے مطابق 'کام کرنے والے' نہیں ہیں، وہ اس حیثیت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔

(ب) پچھلی شقوں کے باوجود، خودمختار افعال، جن کو سختی سے سمجھا جاتا ہے، (اکیلے) استثنٰی کے اہل ہیں، نہ کہ حکومت یا قانونی اداروں کی طرف سے کی جانے والی فلاحی سرگرمیاں یا معاشی مہم جوئی۔

(ج) یہاں تک کہ خودمختار فرائض انجام دینے والے محکموں میں بھی، اگر ایسی اکائیاں ہیں جو صنعتیں ہیں اور وہ کافی حد تک منقطع ہیں، تو انہیں سیکشن 2 (جے) کے اندر آنے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

(د) آئینی اور مجاز طور پر نافذ کی گئی قانون سازی کی دفعات کو ایکٹ کے دائرہ کار سے ہٹایا جا سکتا ہے جو بصورت دیگر ان اس کا احاطہ کیا جا سکتا ہے۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل کی جانب سے اس بات پر قطعی اختلاف نہیں کیا گیا ہے کہ اس ٹیسٹ کے مطابق یونین آف انڈیا کا ٹیلی مواصلاتی محکمہ اس وضاحت کے اندر ایک 'صنعت' ہے کیونکہ یہ ایک تجارتی سرگرمی میں مصروف ہے اور محکمہ ریاست کے کسی بھی خودمختار کام کو انجام دینے میں مصروف نہیں ہے۔

تھیم جوزف کیس [1996] 8 ایس سی سی 489 (سپرا) میں اس عدالت کی دو رکنی بنچ نے کہا کہ ڈاک محکمہ کے افعال ریاست کے خودمختار کاموں کا حصہ ہیں اور لہذا، یہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 2 (جے) کی وضاحت کے اندر ایک 'صنعت' نہیں ہے۔ واضح رہے کہ یہ فیصلہ بنگلور واٹر سپلائی (سپرا) کے معاملے میں سات ججوں کی بنچ کے فیصلے کا حوالہ دیے بغیر دیا گیا تھا۔ بعد ازاں بامبے ٹیلی فون کینٹین ایمپلائز ایسوسی ایشن کیس اے آئی آر (1997) سپریم کورٹ 2817 میں دو ججوں کی بنچ کے فیصلے میں اس فیصلے کی پیروی کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ ٹیلی فون نگم کوئی 'صنعت' نہیں ہے۔ ریلائنس کو تھیم جوزف کے کیس [1996] 8 ایس سی سی 489 (سپرا) میں اس نقطہ نظر کے لئے رکھا گیا تھا۔ تاہم، بمبئی ٹیلی فون کینٹین ایمپلائز ایسوسی ایشن کے معاملے (یعنی مؤخر الذکر فیصلے) میں، ہمیں بنگلور واٹر سپلائی کیس کا حوالہ ملتا ہے۔ بنگلور واٹر سپلائی کے فیصلے کا حوالہ دینے کے بعد یہ دیکھا گیا کہ اگر بنگلور واٹر سپلائی میں وضع کردہ اصول کو سختی سے لاگو کیا جائے تو اس کا نتیجہ 'تباہ کن' ہوگا۔ جہاں تک ہم اس نقطہ نظر سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں اس کی واضح وجہ یہ

ہے کہ یہ بنگلور واٹر سپلائی کیس (سپرا) میں سات ججوں کی بینچ کے فیصلے سے براہ راست متصادم ہے جس کے ذریعہ ہم پابند ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے لئے یا اس سے کم طاقت والی کسی بھی بینچ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بنگلور واٹر سپلائی (سپرا) کے معاملے کے برعکس رائے اختیار کرے یا اس فیصلے کو اس وقت تک منظور کرے جب تک کہ اس کے پاس فیلڈ ہے۔ مزید برآں، یہ فیصلہ بہت پہلے کر دیا گیا تھا-تقریباً دو دہائیاں پہلے اور ہمیں اس کے برعکس سوچنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ عدالتی نظم وضبط کے تحت ہمیں بنگلور واٹر سپلائی کیس[1978] 2ایس سی سی 213 کے فیصلے پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ بھی شامل کرنا ہوگا کہ تھیم جوزف، [1996] 8ایس سی سی 489 اور بمبئی ٹیلی فون کینٹین ایمپلائز ایسوسی ایشن، اے آئی آر (1997) سپریم کورٹ 2817 کے فیصلوں کو صحیح قانون کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا یہی واحد نقطہ ہے، اسے ناکام ہونا چاہیے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے، بنا لاگت کے۔

ایس وی کے آئی

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document